بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴۸

فورم ۴۴۹

جلد ۷۲ / ۳۷ / اتوار ۹ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ / ۱۶ اخاء ۱۳۶۲ ہش / ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

— تازہ اطلاع —

(۱۵۔ اکتوبر ۷ بجے شام)

سر میں درد کی تکلیف ہے اور بلڈ پریشر بہت زیادہ ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
- چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جمعہ خطبہ

یہ ایک جاری و ساری اور اٹل حقیقت ہے کہ

خدا کے نام پر اعلانِ حق کرنیوالوں کیلئے لازماً آگ جلائی جاتی ہے

اور لازماً اس آگ کو گلزار میں تبدیل کر دیا جاتا ہے

دلائل یقیناً سچائی کے ساتھ ہوا کرتے ہیں لیکن فتح دلائل کے زور پر نہیں بلکہ خدا پر انحصار کرنے اور اسکے ساتھ تعلق جوڑنے سے ہوتی ہے

آپ نے تمام قوموں میں پائی جانیوالی بدیوں سے نبرد آزما ہونا ہے لیکن جتنا خطرناک مقابلہ ہے اتنا ہی شاندار انجام آپ ہی کا ہے

اس کامل یقین پر قائم رہیں کہ سب قوموں کا خدا آپکے ساتھ ہے اس سے تعلق جوڑیں وہ سارے معجزات آپکے حق میں رونما ہوں گے جو کبھی رونما ہو چکے ہیں

دعائیں کریں اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ بہت خوش قسمت ہے وہ قوم جسے اس عظیم الشان کام کیلئے چنا گیا ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۷ ہجرت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۷ مئی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ الانبیاء کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰھِیْمَ رُشْدَہٗ مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا بِہٖ عٰلِمِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ مَا ھٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَھَا عٰکِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَھَا عٰبِدِیْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ کُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّکُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَھُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ فَجَعَلَھُمْ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ یَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ ھٰذَا بِاٰلِھَتِنَآ اِنَّہٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْکُرُھُمْ یُقَالُ لَہٗٓ اِبْرٰھِیْمُ ۝ قَالُوْا فَاْتُوْا بِہٖ عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَشْھَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ھٰذَا بِاٰلِھَتِنَا یٰٓاِبْرٰھِیْمُ ۝ قَالَ بَلْ فَعَلَہٗ ۖ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا فَسْئَلُوْھُمْ اِنْ کَانُوْا

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝

(آیت ۵۲ تا ۷۱)

اور پھر فرمایا

"حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو بہت سے مجادلات غیروں سے ہوئے ان میں سے ایک کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے بصیرت عطا فرمائی ہوئی تھی اور ہدایت دے رکھی تھی اور ہم ابراہیم کی ذات سے بخوبی واقف تھے۔ اس کے اندر جتنی خوبیاں پنہاں تھیں ان سب پر ہماری نظر تھی وہ

ایک صاحب رشد انسان

تھا گہری خوبیوں کا مالک تھا۔ وہ صاحبِ عقل تھا۔ اس لئے کوئی خلافِ عقل بات وہ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سب کچھ جاننے کے بعد ہم یہ واقعہ بیان کرتے ہیں۔ جب ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم نے یہ کیا بُت بنا رکھے ہیں جن کے سامنے تم وقف ہو بیٹھے ہو۔ دھرنا دے کے بیٹھ رہے ہو۔ آخر یہ ہیں کیا چیز؟ تو قوم کے لوگوں نے کہا ہم نے اپنے اباؤ اجداد کو اسی طرح دیکھا تھا کہ وہ ان بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اچھا، یہ بات ہے تو تم بھی اور تمہارے اباؤ اجداد بھی کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔ صرف ایک نسل کا معاملہ نہیں۔ معلوم ہوتا ہے تم پشتوں کے بگڑے ہوئے ہو۔ وہ بھی غلط تھے اور تم بھی غلط ہو۔ یعنی اگر کوئی یہ دلیل دے کہ میں نے اپنے ماں باپ کو اسی طریق پر پایا ہے اس لئے میں سچا ہوں تو یہ بڑی نامعقول بات ہے۔ اگر وہ خود جھوٹا ہے تو اس کا یہ مطلب بنے گا کہ اس کے ماں باپ بھی جھوٹے ہیں۔ یہ نتیجہ تو نکل سکتا ہے، لیکن یہ نتیجہ کیسے نکل آیا کہ چونکہ ماں باپ نے ایسا کیا تھا اس لئے ہم سچے ہیں۔ یہ ہے دلیل جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قوم کی طرف الٹا رہے ہیں۔

پھر قوم کے لوگوں نے کہا کہ اے ابراہیم! کیا تو کسی خاص سچائی کو لے کر ہمارے پاس آیا ہے۔ ایسی حقیقت کو جس کا ہم انکار نہیں کر سکتے یا محض ہم سے مذاق کر رہا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا کہ تمہارا ربّ

آسمان اور زمین کا ربّ

ہے جس نے انکو پیدا کیا اور یہ وہ بات ہے جس پر میں پوری طرح گواہ ہوں اس کے سوا میں کسی حق کو نہیں جانتا۔ میں اس بات پر گواہ ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہو اور اس کے خلاف تم کوئی شہادت پیش نہیں کر سکتے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو کہا کہ میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا میں ذکر کر رہا ہوں کہ لازماً میں تمہارے بتوں کے خلاف کوئی تدبیر کروں گا، ایسی تدبیر جس سے ان کا جھوٹ ثابت ہو جائے۔ لیکن یہ تدبیر میں اُس وقت کروں گا جب تم لوگ مجھے چھوڑ کر الگ ہو جاؤ گے۔ اور جب ان بتوں کو خالی یعنی بغیر حفاظت کے چھوڑ دو گے۔ میں نے کچھ کرنا ضرور ہے لیکن ایسا فعل کرنا ہے جس کو میں تمہارے ہوتے ہوئے نہیں کر سکتا کیونکہ تم مجھے روک دو گے۔ پس جب میں نے دیکھا کہ تمہارے بُت خالی پڑے ہیں تمہاری حفاظت سے باہر ہیں تو اس وقت میں ان کے ساتھ کچھ کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو موقع ملا اور انہوں نے ان

بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

سوائے ایک کے جو ان میں سے سب سے بڑا تھا۔ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ تاکہ اس بارہ میں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف رجوع کریں۔

یہاں اِلَيْهِ کی ضمیر بڑے بت کی طرف نہیں جاتی بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاتی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ بعد کی آیت مضمون کو کھول دیگی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے واضح طور پر انہیں یہ نہیں کہا تھا کہ بڑے بت سے پوچھو بلکہ ٹوٹے ہوئے بتوں سے پوچھنے کے متعلق کہا تھا۔ اسی لئے وہاں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شروع سے ہی یہ موقف تھا کہ میں قوم کو متنبہ کر دوں کہ میں ہی ہوں۔ اور جب کچھ ہو جائے تو وہ میری طرف آئیں اور کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں کہ کس نے یہ کام کیا اور کیوں کیا؟ یعنی آغاز ہی سے آپ بات کو خوب کھولتے چلے جا رہے ہیں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ۔ قوم کے کچھ لوگ واقف تھے ان کو علم نہیں تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کے بعض لوگوں سے کیا بات کی ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا یہ کون ہے جس نے ہمارے بتوں سے ایسا فعل کیا ہے؟ یقیناً وہ بہت بڑا ظالم ہے۔ تب اس گروہ نے جس سے حضرت ابراہیم کی گفتگو ہوئی تھی کہا کہ ہم نے ایک نوجوان ابراہیم نامی کو ایسی باتیں کرتے سنا تھا یعنی وہ کوئی لکا چھپا، مخفی چور نہیں ہے۔ وہ تو کھلم کھلا کہہ رہا تھا کہ میں یہ کام کرنے والا ہوں اس لئے لازماً یہ فعل کرنے والا وہی ہے۔ پھر انہوں نے کہا اچھا! جو بھی ہے اسے پکڑ کر لاؤ اور عوام الناس کے سامنے پیش کرو تاکہ وہ دیکھیں تو سہی کہ یہ کون جرأت مند انسان ہے جو ایسی حرکتیں کرتا ہے۔

چنانچہ بھری مجلس میں جب قوم اکٹھی تھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کیا گیا انہوں نے کہا اے ابراہیم! کیا تو نے ہمارے بتوں سے یہ فعل کیا ہے؟ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا

اس کے دو معانی ہو سکتے ہیں

ایک جیسا کہ تفسیر صغیر میں ہے اور ہمارے بہت سے علماء نے وہ ترجمہ کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ فَعَلَہٗ کے بعد وقف ڈالا گیا ہے اور ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ کسی کرنے والے نے یہ فعل کیا ہے یعنی فَعَلَہٗ کا جو فاعل ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام جواباً اس کا ذکر نہیں کرتے۔ قوم کے لوگوں نے پوچھا کیا تو نے یہ فعل کیا ہے؟ تو آپ نے کہا کسی کرنے والے نے کیا ہے۔ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا۔ ان بتوں میں سے بڑا یہ ہے۔ فَسْئَلُوْھُمْ اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ۔ ان سے پوچھو اگر یہ بولتے ہیں۔ پس یہ میری مراد تھی کہ یہاں پہنچ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام ضمیر بڑے بت کی طرف نہیں پھیرتے کہ اس سے پوچھو بلکہ کہتے ہیں کہ سب بتوں سے پوچھو، اگر یہ بول سکتے ہیں۔ یہ جواب کی ایک طرز ہے اور اس میں ایک حکمت ہے (میں بتاؤں گا کہ وہ کیا حکمت ہے)

بہرحال اس ترجمے کو قبول کیا جا سکتا ہے اور اس کے خلاف کوئی قطعی منطقی دلیل نہیں دی جا سکتی کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے فَعَلَہٗ کے بعد وقف ہو تو معنی یہ بنیں گے کہ کسی کرنے والے نے ایسا کیا ہے۔ ان میں سے بڑا تو یہ ہے اور ان سے پوچھ لو کہ کیا واقعہ ہوا؟ لیکن اس ترجمے پر ایک چھوٹا سا اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب بڑے بت کو اس لئے بچایا تھا کہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں اور یہ ثابت کیا جائے کہ اس بڑے نے دوسرے بتوں کو توڑا ہے تو پھر یہ سوال اٹھنا چاہیئے تھا کہ اس بڑے سے پوچھ لو اور صحیح سلامت بھی وہی موجود تھا اس کا ذکر کیوں نہیں کیا۔ ٹوٹے ہوئے بتوں سے پوچھنے کا کیوں کہا؟ لیکن اگر فَعَلَہٗ کی ضمیر کَبِیْرُھُمْ کی طرف پھیری جائے تو پھر یہ اعتراض پیدا نہیں ہوتا فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا کا مطلب یہ بنے گا کہ یقیناً اس بڑے بت نے یہ فعل کیا ہے۔ مجرم تو اقراری نہیں ہوا۔ اس لئے جن کو مارا ہے ان سے پوچھو۔ اگر یہ بول سکتے ہیں تو بتا دیں گے اور اگر تمہارے خدا ایسے ہیں جو انسان کے مارنے سے مر جاتے ہیں تو پھر بول نہیں سکیں گے۔ لیکن اگر تمہارا دعوے یہ ہے کہ تمہارے خدا نہیں مرتے تو پھر ان کو اس حالت میں بھی بول پڑنا چاہیئے۔ جن پر ظلم ہوا ہے ان سے کیوں نہیں پوچھتے کہ تمہیں کس نے مارا ہے؟

عبارت کی رو سے بظاہر یہ ترجمہ زیادہ قرین قیاس نظر آتا ہے لیکن اس پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نعوذ باللہ جھوٹ بولا۔ اس لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جتنے علماء بھی پہلا ترجمہ کرتے ہیں وہ اسی احتمال سے بچنے کے لئے وہ ترجمہ کرتے ہیں۔ یہ ہمارے بنیادی عقائد میں داخل ہے کہ

نبی معصوم ہوتا ہے

اور اس کے جھوٹ بولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پس چونکہ دوسرے ترجمے سے یہ احتمال پیدا ہو جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ تسلیم کر لیا جائے اس لئے اس اعتراض کی خاطر ثانوی درجے کا ترجمہ قبول کر لیا جاتا ہے۔ گویا ایک مجبوری درپیش ہے ورنہ سیاقِ عبارت کے لحاظ سے تو دوسرا ترجمہ ہی موزوں نظر آتا ہے۔

جہاں تک میں نے غور کیا ہے میرے نزدیک ایسی کوئی مجبوری درپیش ہی نہیں ہے۔ اگر دوسرا ترجمہ بھی قبول کر لیا جائے یعنی یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اس بڑے بت نے مارا ہے تم ان بتوں سے پوچھو تو ہرگز کسی جھوٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں؟ میں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ اگر ہم صحیح معنوں میں جھوٹ اور سچ کا تجزیہ کریں کہ جھوٹ کیا ہوتا ہے اور سچ کیا ہوتا ہے؟ ان کی کوئی ایسی کامل تعریف کریں جو جامع اور مانع ہو تو بعض ایسی صورتیں بھی آپ کے سامنے آئیں گی کہ ایک بیان کرنے والا خلافِ واقعہ بیان کرتا ہے لیکن جھوٹ نہیں بول رہا ہوتا اور ایک بیان کرنے والا واقعہ صحیح بیان کر رہا ہوتا ہے لیکن جھوٹ بول رہا ہوتا ہے۔ یہ دو قطعی صورتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ مثلاً بچہ بعض دفعہ تنگ کرتا ہے اور پوچھتا ہے فلاں چیز کہاں گئی؟ آپ کہتے ہیں کہ زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ حالانکہ یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے۔ یا مثلاً میز پڑی ہوئی ہے تو کوئی چڑ کر جواب دیتا ہے کہ یہ میں نے کھائی ہے میرے پیٹ سے نکال لو۔ حالانکہ یہ بات بھی واقعہ کے بالکل خلاف ہے لیکن کوئی معقول انسان اسے جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے کہ کہنے والا جانتا ہے کہ دوسرا اس پر یقین نہیں کرے گا اور کہنے والا اس مقصد کی خاطر کہتا بھی نہیں کہ دوسرا اس پر یقین کرے۔ پس

جھوٹ یہ ہوتا ہے کہ

خلافِ واقعہ بات اس مقصد سے کہی جائے کہ دوسرا اس پر یقین کر لے اور کہنے والے کے نزدیک اس بات کا امکان ہو کہ دوسرا اس پر یقین کر سکتا ہے لیکن اگر اس کے برعکس مطلب ہو اور کہنے والے کے دل میں کامل یقین ہو کہ دوسرا یقین نہیں کر سکتا اور اس کے نتیجہ میں وہ کچھ اور بتانا چاہتا ہے تو پھر یہ جھوٹ نہیں ہے۔ اسی طرح اس کے برعکس یہ مثال ہے کہ واقعہ تو سچا ہے لیکن کہنے والا جھوٹا ہے۔ اس کی بہترین مثال قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ المنافقون میں فرماتا ہے۔ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (آیت ۲) کہ اے محمد! (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) منافق تیرے پاس آتے ہیں اور حلف اٹھا کر کہتے ہیں کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم گواہ ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے کیونکہ جس نے بھیجا ہے اس کو زیادہ پتہ ہے۔ اس کے باوجود خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹ بول رہے ہیں۔ واقعہ سچا بیان کر رہے ہیں لیکن جو واقعہ بیان کر رہے ہیں اس پر انکو اعتماد نہیں ہے۔ یہ مقصد نہیں ہے کہ دوسرے بھی اس کو سچے واقعہ کے طور پر تسلیم کر لیں۔ مقصد یہ ہے کہ دوسرے اس بات کو تسلیم کر لیں کہ ہم اس کو سچا سمجھتے ہیں۔ اس لئے جھوٹ بن گیا۔ پس اگر آپ

سچ اور جھوٹ کا تجزیہ

کریں تو دونوں شکلیں سامنے آجاتی ہیں۔ خلافِ واقعہ بات بیان کی جا رہی ہے لیکن اس کا جھوٹ سے کوئی تعلق نہیں بالکل سچی بات بیان کی جا رہی ہے اور ایسی سچی کہ اس سے زیادہ سچی بات انسانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سامنے کبھی نہیں آئی یعنی کلمۂ توحید کہ "اللہ ایک ہے"۔ یہ سب سے سچی بات ہے۔ اس کے بعد دوسرے درجہ کی بات یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ یہ منافق بظاہر سب سے سچی بات کر رہے ہیں لیکن ہیں جھوٹے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاملے میں کیا واقعہ ہوا؟

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شروع میں ہی قوم کے لوگوں کو بتا دینا کہ میں تمہارے بتوں سے کچھ کرنے والا ہوں قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ آپ کوئی ایسی بات نہیں کر رہے جس کے ذریعہ اپنے اوپر سے واقعۃً الزام ٹالنا چاہتے ہیں۔ وہ تو کھلے طور پر بتا رہے ہیں کہ میں تمہارے بتوں کے ساتھ کچھ کرنے والا ہوں اور آپ کو کامل یقین تھا کہ قوم کے لوگوں کے لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ مان جائیں کہ کسی اور نے یہ فعل کیا ہے اور ان کے دل گواہی دیں گے کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ پس جھوٹ کی حقیقت کھولنے کے لئے واقعہ بیان ہو رہا ہے نہ کہ جھوٹ کی تائید کے لئے اور بالکل برعکس نتیجہ نکالا جا رہا ہے۔

حضرت ابراہیم کا قول

جھوٹ پر سے پردہ اٹھا رہا ہے نہ یہ کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں اور اس کمالِ فصاحت و بلاغت کے ساتھ پردہ اٹھا رہا ہے کہ قرآن کریم گواہی دیتا ہے کہ جب قوم کے لوگوں نے اپنے نفسوں میں غور کیا تو ان کے دل سے یہ آواز اٹھی کہ ہاں ظالم تم ہی لوگ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ان بتوں میں کوئی سچائی نہیں۔ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ گویا ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں وہ اوندھے منہ جا گرے۔ ایسی مار کھائی ہے کہ سر کے بل زمین پر جا پڑتے ہیں۔

الغرض مضمون کا سارا سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بات کو ایک نہایت اعلیٰ منطقی دلیل کے طور پر استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے شروع میں فخر سے بیان کیا کہ ہم نے ابراہیم کو رشد دی تھی۔ رشد کے بعد کیا خدا تعالےٰ نے جھوٹ کا واقعہ بیان کرنا تھا؟ یہ اچھا رشد ہے کہ اللہ تعالےٰ بڑی شان سے تعریف فرما رہا ہے کہ جس بندے کا میں ذکر کرنے والا ہوں اس کو ہم نے ہی رشد عطا کی تھی اور اس کی خوبیوں سے ہم گہرائی تک واقف تھے خوب باخبر ہونے کے بعد اس کو مثال کے طور پر پیش کر رہے ہیں اور آگے واقعہ نعوذ باللہ من ذالک جھوٹ کا بیان کر دیا۔ یہ بالکل لغو بات ہے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ خدا ایسا کرے۔ پس اس مضمون کو پہلے ہی کھول دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جھوٹ بولنے کے لئے ہرگز آمادہ نہیں تھے۔ انہوں نے پہلے ہی قوم کو بتا دیا تھا کہ میں یہ کام کرنے والا ہوں اس لئے بعد میں جو واقعہ خدا بیان کرتا ہے وہ فصاحت و بلاغت کا کمال ہے اور دشمن کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ایک

نہایت اعلیٰ درجے کی دلیل

ہے۔

فَرَاجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ۔ اس کا ایک یہ ترجمہ بھی ہے کہ وہ اپنے نفسوں میں ڈوب گئے۔ انہوں نے اپنے دلوں میں غور کیا اور دلوں سے یہ آواز اٹھی اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ لیکن شکست کھانے کے نتیجہ میں وہ ڈھیٹ ہو گئے اور شکست تسلیم کرنے کی بجائے انہوں نے آخر یہ کہا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ کہ اے ابراہیم! تو خود بڑی اچھی طرح جانتا ہے، تجھے ہم سے زیادہ پتہ ہے کہ یہ بت بولنے والے نہیں ہیں۔ یہ تو بے جان چیزیں ہیں اور ان کو توڑ کر تو نے بڑا ظلم کیا ہے۔ اس سے بھی پتہ لگا کہ قوم کے لوگ جانتے تھے کہ ابراہیم جھوٹ نہیں بول رہے۔

اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ وَلَا يَضُرُّكُمْ تمہاری یہ بات سچ ہے کہ نہ ان بتوں نے مارا، نہ مار سکتے تھے۔ یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور اگر مارا بھی ہوتا تو بولنے کے قابل نہیں، بالکل بے جان چیزیں ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اور جو اتنی بے حقیقت چیز ہو اس سے نہ تمہارا فائدہ وابستہ ہے نہ نقصان۔ فائدہ اس لئے نہیں ان میں عمل کی کوئی طاقت نہیں۔ نقصان اس لئے نہیں کہ یہ کسی کو مار ہی نہیں سکتے۔ لوگوں کا نقصان کیا ہوگا؟ نہ یہ حق میں بول سکتے ہیں۔ نہ خلاف بول سکتے ہیں نہ حق میں کوئی فعل کر سکتے ہیں، نہ خلاف کر سکتے ہیں۔

تب قوم کے لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کو آگ میں ڈال دو۔ چنانچہ فرمایا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ یعنی اگر تم نے کچھ کرنا ہے تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہا کہ اس کو آگ میں ڈال دو۔ یہ وہ نتیجہ ہے جو انبیاء کی مخالف قومیں ہمیشہ نکالا کرتی ہیں۔ جب دلائل کامل ہو جائیں، جب حجت تمام کو پہنچ جائے تو اس کے بعد خدا تعالےٰ بیان فرماتا ہے،

سابقہ دستور یہی رہا ہے

کہ اس وقت مخالفین تنگ آ کر جنگ پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور شکست تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ بعض مخالفین کا یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ یا تو ایمان لانے والے زبردستی ہمارے اندر واپس لوٹ آئیں یا پھر ان کو وطن سے نکال دو یا قتل کر دو۔ بعض دفعہ نوٹس دیتے ہیں، اعلان کرتے ہیں کہ تمہیں تین دن دیئے جائیں گے۔ یا توبہ کر لو اور توبہ سے مراد یہ ہے کہ تم ہمارے موقف کی طرف لوٹ آؤ یا قتل ہونا منظور کر لو یا پھر اس ملک کو چھوڑ دو۔

"تین دن" کے سوا باقی باتیں وہی ہیں جو قرآن کریم فرماتا ہے، حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے کہی تھیں۔ لیکن فرمایا عذاب کا صرف ایک طریقہ نہیں ہے جو مخالفین اختیار کرتے ہیں۔ بعض اوقات دوسرے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک آگ کا عذاب اور زندہ جلانے کی کوشش ہے۔ دور کے واقعات تو دور کے واقعات ہیں۔ ہم نے تو یہ واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اس لئے سب سے زیادہ ان آیات کی حقیقت کو احمدی سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان پر یہ واقعات گزر چکے ہیں اور آئندہ بھی گزرتے رہیں گے۔ ہم ان آگوں سے گزرے ہوئے ہیں اس لئے ہم جانتے ہیں کہ بعینہٖ اسی طرح ہوا کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج قرآن کریم کی آیت (قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۔ تا قل) کی صداقت کی سب سے بڑی گواہ جماعت احمدیہ اور دوسرے حصے کی بھی گواہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب حضرت ابراھیم کی قوم نے کہا کہ اب ابراہیم کو آگ میں ڈالے بغیر چارہ نہیں رہا تب ہم نے کہا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ کہ اے آگ! میرے ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا اور امن کی جگہ بن جا۔ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ انہوں نے بھی ایک تدبیر کی لیکن ہم نے ان کی تدبیر کو الٹ دیا اور وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو گئے۔)

پس جس جماعت نے قرآن کریم کی گواہی کے ایک حصے کو بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا ہے اور اس کے بعد کے حصے کو بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا ہے اور بارہا ایسے واقعات گزر چکے ہیں اس کو دنیا کی کون سی آگ ڈرا سکتی ہے۔ خواہ وہ ظاہری آگ ہو تب بھی وہ آگ مسیح موعود علیہ السلام کی غلام اور آپ کے غلاموں کی غلام بن کر رہے گی۔ خواہ وہ باطنی آگ ہو اور لفظِ آگ معنوی طور استعمال کیا گیا ہو تب بھی میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ آگ مسیح موعود علیہ السلام کی غلام اور آپ کے غلاموں کی غلام بن کر رہے گی اور جس طرح پہلے ابراہیمؑ پر آگ ٹھنڈی کی گئی تھی اس ابراہیم پر بھی ٹھنڈی کی جائے گی۔ یہ ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کو دنیا کی کوئی قوم بدل نہیں سکتی، کوئی حکومت تبدیل نہیں کر سکتی۔ تمام دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اسکو تبدیل نہیں کر سکتیں دراصل یہ

ایک جاری و ساری حقیقت

ہے۔ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ جب سے آدمؑ آئے اور جب تک اللہ کی طرف سے آنے والوں کا سلسلہ جاری رہے ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے اور یہی ہوتا رہے گا۔ وہ لوگ جو خدا کے نام پر کوئی اعلانِ حق کرتے ہیں ان کے لئے لازماً آگ جلائی جاتی ہے اور لازماً ان کے لئے اس آگ کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور گلزار میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ دو لفظوں میں سچائی اور جھوٹ کے مقابلے کی کہانی ہے جسے قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ پر آخر پر نتیجہ نکال کر ہمارے سامنے پیش کیا۔

اس میں شک نہیں کہ دلائل یقیناً سچائی کے ساتھ ہوا کرتے ہیں اور براہین قاطعہ ہمیشہ سچوں کے ساتھ ہوا کرتی ہیں اور یہ دلائل مختلف شکلیں بناتے ہیں۔ اور مختلف قوموں کے سامنے مختلف صورتوں میں آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ متنبہ کرنا چاہتا ہے کہ تم یہ نہ سمجھ لینا کہ چونکہ دلائل ہمارے ساتھ ہیں اس لئے دلائل کے زور پر ہم فتح پا جائیں گے۔ جن قوموں سے تمہارا مقابلہ ہے ان میں ایسی بھی ہیں جو دلائل کو نہیں مانیں گی۔ وہ دلائل کے میدان میں جتنی زیادہ شکست کھائیں گی اتنا زیادہ اُن کا غصہ بڑھتا چلا جائے گا۔ پس محض دلائل کے برتے پر تم اس دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ تمہیں لازماً میری طرف جھکنا پڑے گا اور مجھ سے تعلق بڑھانا پڑے گا۔ کیونکہ ایسا وقت آنے والا ہے کہ تمہارے سارے دلائل بے کار چلے جائیں گے اور تمہیں بچا نہیں سکیں گے بلکہ برعکس نتیجہ پیدا کر دیں گے۔ تمہارے دلائل دلوں کو نرم کرنے کی بجائے انہیں اور زیادہ سخت کر دیں گے۔ احساسِ خفت انتقام میں تبدیل ہو جائے گا۔ تب صرف میں ہوں جو تمہیں بچا سکتا ہوں۔ اس لئے دلائل پر انحصار نہیں کرنا، ہمیشہ میری ذات پر انحصار کرنا ہے، میری طرف جھکنا ہے، مجھ سے تعلق جوڑنا ہے۔ پس اس راز کو کسی احمدی کو کبھی نہیں بھلانا چاہیئے۔

آج ہمارا مختلف زمانوں سے مقابلہ ہے، کسی ایک زمانے سے مقابلہ نہیں ہے۔ (ایسی قومیں بھی آج دنیا میں آباد ہیں جن کے عقائد ان لوگوں جیسے ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کیا تھا۔ ایسی قومیں بھی آباد ہیں جن کے عقائد ان لوگوں جیسے ہیں جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام سے مقابلہ کیا تھا۔ ایسی قومیں بھی ہیں جن کے اعمال حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے اعمال کی طرح ہو گئے ہیں اور ایسی قومیں بھی ہیں جن کے اعمال لوط کی قوم کے اعمال کی طرح ہو گئے ہیں۔

پس وقت آگیا ہے

کہ قرآن کی یہ پیشگوئی پوری ہو وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (المرسلٰت آیت ۱۲) کیونکہ آج سب نبیوں کی قومیں ہمیں مختلف خطہ ہائے ارض پر پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ عقائد کے لحاظ سے بھی وہ سارے باطل عقائد آج دنیا میں موجود ہیں جو مختلف انبیاء کے زمانے میں پیدا ہوتے رہے اور اعمال کے لحاظ سے بھی وہ سارے بداعمال آج دنیا میں موجود ہیں جو مختلف انبیاء کے زمانے میں قوموں کو گندگی سے بھر دیتے رہے۔)

پس جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہ کسی ایک قوم سے ہے، نہ کسی ایک زمانے سے۔ ہم وہ ہیں جن کے اس زمانے کے امام کے متعلق فرمایا گیا

جَرِیُ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ (تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۷۹)

کہ خدا کا پہلوان مختلف نبیوں کے لبادے اوڑھ کر آیا ہے اس کو کبھی ایک بدی کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور کبھی دوسری بدی کا۔ اس وقت جتنی بھیانک بدیاں اور تصورات ہمارے سامنے منہ کھولے کھڑے ہیں ان میں ہر قوم کے بد تصورات موجود ہیں اور ہر قوم کی بدیاں موجود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر دہریت کا اعلان کرنے والے بھی آج موجود ہیں۔ اس لئے جہاں آپ کو ان سب بدیوں سے نبرد آزما ہونا ہے وہاں یہ یقین کامل بھی ہمیشہ رکھنا ہے کہ ان سب قوموں کا

خدا آپ کے ساتھ ہے

اس خدا سے تعلق جوڑیں کہ وہ سارے معجزات آپ کے حق میں رونما ہوں گے جو مختلف نبیوں کے حق میں کبھی رونما ہو چکے ہیں۔ جتنا خطرناک مقابلہ ہے اتنا ہی شاندار انجام بھی آپ ہی کا ہے۔

پس دعا کریں اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ بہت ہی خوش قسمت ہے وہ قوم جس کو اس عظیم الشان کام کے لئے چنا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ ہمیں ہر لحاظ سے وہ اپنے ساتھ رکھے اور اپنے پر توکل کرنے کے طریقے سکھائے وہ اسلوب سکھائے جس سے ہم خدا والے بن جائیں اور پھر وہ ہر معاملے میں ہر دوسرے سے بڑھ کر ہمارے لئے غیرت دکھائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ صفیہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب محلہ ناصر آباد ربوہ کا نکاح مکرم زکریا انوری صاحب ولد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری محلہ دارالبرکات ربوہ حال ناعیجریا سے مورخہ ۱۰/۸۳ کو مسجد مبارک میں مبلغ ۹۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے اور نیک اولاد سے نوازے۔ آمین۔

(طارق محمود احمد محلہ ناصر آباد)

ولادت

● مورخہ ۱۲/۸۳ بروز بدھ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے ماموں جان مکرم سعید سہیل صاحب "سہیل برادرز" دارالرحمت غربی ربوہ کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ میں احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ نومولود کو خدا تعالیٰ نیک، خادم دین بناتے ہوئے عمر دراز کرے۔ آمین

نومولود مکرم میاں محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ناصر مرحوم فیصل آباد کا نواسہ ہے۔

(شبنم ضیاء دارالرحمت غربی ربوہ)

● اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک اپنے فضل سے میرے بھائی بشارت احمد چوہدری صاحب مقیم حال واشنگٹن امریکہ کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔

نومولودہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم آف پاور ٹیرا الیکٹرک کمپنی ملتان کی پہلی پوتی اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(نصیر احمد چوہدری۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلگشت کالونی ملتان۔ سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ۔ ملتان شہر و ضلع)

● ۲۱ ستمبر ۸۳ء کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاکسار کے بہنوئی مکرم طاہر احمد صاحب کھوکھر کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرحیم صاحب کھوکھر آف سائپرس (حال گوجرانوالہ) کا پوتا اور مکرم عبدالستار صاحب ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچہ کا نام نیاز احمد رکھا گیا ہے۔

خاندانِ اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جملہ احباب جماعت سے نومولود کے نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبدالماجد طاہر
جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

● مورخہ ۱۴/۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "عائشہ ادریس" تجویز فرمایا ہے۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(محمد ادریس شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ سیالکوٹ)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضور پُرنور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں خاکسار کو دو بیٹیوں کے بعد بتاریخ ۲۴/۹/۸۳ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ خاکسار خاندان حضرت مسیح موعودؑ، بزرگانِ دین نیز احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی بابرکت لمبی زندگی عطا کرے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین ثم آمین۔ نیز زچہ و بچہ کی صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(پیر عبدالسمیع گلی ۴ شاہین ٹاؤن
ڈاکخانہ تہکال بالا۔ پشاور)

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۷ اکتوبر کو یوم عاشورہ پر الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں:

(مینیجر الفضل)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

معتمد

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹ و انجینئرز کا سالانہ کنونشن

۲۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء

پروگرام:

i۔ رجسٹریشن ۳-۴ بجے بعد دوپہر۔

ii۔ مقالہ جات اور سوال و جواب۔ عصر و مغرب اور مغرب و عشاء کے درمیان۔ (مقام دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

iii عشائیہ:۔ خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بعد نماز عشاء

تمام انجینئرز شرکت فرمائیں ۸۲ء اور ۸۳ء کے چندہ رکنیت اور کنونشن کے لئے عطایا ارسال فرمائیں

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

یوم تحریک جدید: ۳۱ اکتوبر سے قبل وصولی سو فیصد کرنے کی بھرپور کوشش کریں (وکیل المال اوّل)

ضروری اعلان

جو دوست الفضل کی رقوم بینک ڈرافٹ کے ذریعہ بھجواتے ہیں وہ ازراہِ کرم اپنا ڈرافٹ نیشنل بینک آف ربوہ کے ذریعہ بھجوایا کریں۔ اس طرح فریقین کو سہولت رہے گی۔ چونکہ دوسرے بینکوں کے نام بھجوائے ہوئے ڈرافٹ بروقت وصول نہیں ہوتے اور اس لئے تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

نیز جو دوست چیک کے ذریعہ رقوم بھجواتے ہیں وہ اصل رقم سے پانچ روپے زائد بھجوایا کریں کیونکہ ہر چیک پر پانچ روپے بینک کمیشن کاٹ لیتا ہے۔ اور دفتر میں پانچ روپیہ کم وصول ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک خریدار ۱۲۵/- (ایک سو پچیس) روپے بذریعہ چیک چندہ بھجواتا ہے مگر ہمیں عملاً ایک سو بیس ۱۲۰/- روپے وصول ہوتے ہیں اور یہی رقم اس کے حساب میں جمع ہوتی ہے۔

● مینیجر "الفضل" ربوہ

قائدین کرام! اجتماع پر تشریف لانیوالے خدام و اطفال کو پوری طرح تیاری کروائیں:

معتمد مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام! سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں اپنی مجالس کی نمائندگی کیلئے پوری کوشش کریں۔ معتمد مرکزیہ

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

بیاہ شادی

ہر انسان بیاہ شادی کے موقع پر اپنی استطاعت کے مطابق فیاضی سے خرچ کرتا ہے۔ ایسے خوشی کے مواقع پر اپنے ملنے جلنے والے اور غریب بھائیوں کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔ خطبہ نمبر کی قیمت ۲۵/- روپے سالانہ اور روزانہ پرچہ کی قیمت ۱۲۵/- روپے سالانہ ہے۔
اس طرح سے بھی اپنے پیارے امام کے ارشاد کو پورا کرنے میں بھی حصہ لے سکیں گے اور الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں مدد کر سکیں گے۔ (مینیجر الفضل)

دعوتِ ولیمہ

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے مورخہ ۲۵/۹ کو اپنے منجھلے بیٹے عزیزم محمد الیاس بشیر آف نیشنل بنک ربوہ کی اپنے مکان "بیت الفضل" واقع محلہ دار العلوم غربی پر بوقت ایک بجے دوپہر دعوتِ ولیمہ کی۔ اس دعوت میں وکلائے تحریک جدید جامعہ احمدیہ کے جملہ اساتذہ کرام، ممتاز علمائے سلسلہ اور محلہ دار العلوم کے بیشتر خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم میر مسعود احمد صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے اس شادی کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

عزیزم محمد الیاس بشیر کا نکاح مکرم ملک عبد الوحید صاحب سلیم آف سمن آباد لاہور کی سب سے چھوٹی صاحبزادی عزیزہ منصورہ ملک سلمہا اللہ سے ان کے گھر "گلنور ہاؤس" پر اس سال ماہ اپریل میں ہوا تھا۔ احباب جماعت سے اس شادی کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(سلطان احمد پیر کوٹی ربوہ)

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ
کی مفید اور مجرب دوائیں
مکرم شوکت منہاس ۱۷ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی ۲۴ سے حاصل کی جا سکتی ہیں

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
• باقاعدہ منظور شدہ • ہر نقص سے پاک •
چوہدری عبد المجید وڑائچ اینڈ کمپنی
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل
پڑتل
کیلئے ہمارے ہاں
رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ فیروز پور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس
شال ہاؤس
۸۵ - انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۸

احمد موٹرز فون نمبر ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز فون گھر ۴۵۱۴۳
• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
• گاڑیوں کی اطمینان بخش
• اوورہالنگ • ڈینٹنگ
• پینٹنگ الیکٹرک • ویل بیلنسنگ
• ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

جدید فیشن کے مطابق
• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
• چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
فون ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم
لاھور

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر ۴۱۰۹۶۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
• ۱۱۱ - فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور • ۱۰ - اشادمان کالونی لاہور
• ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس:- گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹرز)
فیکٹری:
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت
- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون ۵۳۴

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے
شبیر آپٹیکل سروس

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد عورتوں کیلئے
مرض اٹھرا کی پڑیاں
شہزین
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

ریزی ادویات و ٹیکہ جات
ہر قسم کنٹرول ریٹ پر
کاسمیٹک و دیگر اشیاء بارعایت
Ph:- 52322
La Medicine
2/6 I&T Centre, G-9/4
ISLAMABAD

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے
سُرمہ طفیل
نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
سفید موتیا کا علاج۔
-/۱۱ روپے
دھند، جالا۔ ککرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، ہیلان
نوٹ:- سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں
قیمت فی گولی ۵ پیسے

عرق نور
-/۲۰ روپے
پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔

حبِ بواسیر
خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔
بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی -/۲۸ روپے

پلیٹرولیکوریا
اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی جسٹرڈ H-۱۲۵۹۷
حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

سرمہ جمال بصارت
کمزوری نظر۔ دھند۔ جالا۔
ناخونہ۔ آشوب چشم اور آنکھوں کی دیگر بیماریوں کیلئے 20 سالہ تجربہ شدہ
سرمہ جمال بصارت
قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ۱/۵۰ روپے
مع سلائی لکڑی
تیار کردہ:- حکیم جمال دین دارالیمن غربی ربوہ

ھُوَ النَّاصِر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
الکریم جیولرز
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوئٹہ اینڈ سنز

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
: میں :
میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی۔ پختہ سڑکیں۔ پلیاں۔ مین نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔
ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے۔ سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ اچھی رہائش پرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ اب اس بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔
نوٹ: الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک لے لیں: (فون: 416)
پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

ضرورت برائے سٹاف
ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔
۱- ہیلپر / لیبر :
۲- مالی :
۳- ڈرائیور : تنخواہ حسب قابلیت، کم از کم ۵ سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے
رہائش فیکٹری مفت فراہم کرے گی
درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں یا امیدوار دفتری اوقات میں بالمشافہ ملیں۔
پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱- سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک ذیلدار کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب